

حفظ المعارف

بإمرار سيد البوالكمال
برحمته الله عليه
بشاهي

سلسلہ اشاعت کتب نوشاہیہ نمبر ۶۴

بہرہ خود گیر در بزم محال از سقانی الحب کائنات الوصال

مجموعہ ارشادات نیر تابان طریقت واقف اسرار حقیقت حضرت

پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی بحر العلوم مدظلہ العالی

سجادہ نشین دار نوشاہی ڈوگہ شریف ضلع گجرات

موسوم ربیع

حقائق المعارف

مرتبہ

شیخ التفسیر والحديث حضرت علامہ حافظ پیر محمد انور نوشاہی ساکن کوئیٹ

صدر مدرس جامعہ اسلامیہ چکسوی شریف ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

الناشر:

محمد عقیف نوشاہی بی اکبر نزل سکریٹری جماعت المترا بین

چکسوی شریف ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

نام کتاب ...	حقائق المعارف
مرتب	علامہ حافظ محمد انور نوشا ہی ریا لکھنؤ
موضوع	مسائل تصوف
بار اول	
تعداد	ایک ہزار
کاتب	عبدالحق نوشا ہی رقم بھجیورانوالی
سکس ترتیب	جنوری ۱۹۶۲ء
تاریخ طباعت	ستمبر ۱۹۶۶ء
ناشر	محمد حنیف قمر بی ۱۰۷
مطبع	علمی پرنٹنگ پریس، اسپتال روڈ لاہور
قیمت فی کاپی مجلد	پانچ روپے

ملنے — — پتے

- ۱۔ جامعہ اسلامیہ چک سواری شریف ضلع میرپور (آزاد کشمیر)
- ۲۔ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
- ۳۔ مکتبہ نوشا ہیہ دربار نوشا ہی ڈوگہ شریف ضلع گجرات
- ۴۔ اسلامک مشنری کالج بریڈ فورڈ انگلینڈ
- ۵۔ مکتبہ علویہ ڈبکھوٹ روڈ لائل پور
- ۶۔ نوری کتب خانہ بازار داتا گنج بخش لاہور



آغازِ سخن

زیر نظر سالہ موسوم بہ حقائق المعارف نیز تابانِ طریقت حضرت علامہ پیر سید ابوالکمان بکتی نوشاہی سجادہ نشین دربارہ نوشاہی ڈوگہ شریف ضلع گجرات کے ارشادات پر مشتمل ہے۔ حضور کے یہ ارشادات میرے پیر و مرشد حضرت علامہ حافظ محمد انور نوشاہی سیالکوٹی نے دسمبر ۱۹۷۱ء و جنوری ۱۹۷۲ء میں قلم بند کئے تھے۔

آپ کے یہ ارشادات حضرت حافظ صاحب قبلہ کے سوالات کے جواب میں جو طریقت کے اسرار و رموز اور مسائل پر مشتمل ہیں۔ مرتب سالہ مذکور ایک طویل عرصہ صاحب موقوفات کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ نے عصر حاضر کے عظیم المرتبہ بزرگ کے ارشادات کو قلم بند کر کے فرزندِ ان تصوف پر احسان عظیم کیا ہے۔ اس سالہ کے مرتب جلیل القدر عالم دین اور بلند پایہ فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ شیخ طریقت بھی ہیں اور جناب پیر صاحب قبلہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ گزشتہ بیس چھپیس سال سے درس و تدریس کے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں اور ان دنوں میں جامعہ اسلامیہ چکسواہی شریف میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ حضرت حافظ صاحب قبلہ اردو، فارسی، عربی اور پنجابی کے بلند پایہ شاعر اور ادیب ہیں۔

آپ کا آبائی وطن موضع بھرو کے ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ ترک وطن کر کے ڈوگہ شریف میں سکونت گزیں ہیں۔

صاحبِ شادات کا مختصر تذکرہ

حضرت سید ابوالکمال برق نوشاہی مدظلہ سرزمین آزاد کشمیر کے شہرہ آفاق بزرگ حضرت قطب الاقطاب سید چراغ محمد شاہ نوشاہی قادری قدس سرہ کے دوسرے فرزند میں جو مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری کی اولاد ہیں

شجرہ نسب | سید ابوالکمال برق نوشاہی بن قطب الاقطاب سید چراغ محمد شاہ بن سید نصیر الدین احمد الملقب ببحر علوم بن سید غلام محمد شاہ بن سید حافظ حسن محمد عارف بن حافظ سید خان محمد ملک شاہ بن فقیہ اعظم حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بن سید سلطان محمد سعیدہ دولا بن محدث اعظم حضرت سید محمد ہاشم شاہ دریادل بن مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ۔

تاریخ ولادت | آپ مؤرخہ ۱۲۳۴ھ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ بروز جمعۃ المبارک استانہ عالیہ نوشاہیہ چک سواری شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ اپنے والد ماجد کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں آپ نے چک سواری شریف سے اپنی سکونت دینہ ضلع جہلم میں منتقل کر لی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ نے موضع ٹھل شریف ضلع جہلم میں زمین خرید لی اور وہیں آپ نے رہائش اختیار کر لی۔ ابھی آپ کو وہاں سکونت گزیرا ہوئے چند سال ہی ہوئے تھے کہ آپ کا گاؤں اور راضی منگلا ڈیم میں آگئی۔ جس کی وجہ سے آپ ترک دطن کر کے موضع ڈوگہ ضلع گجرات میں آ گئے۔

ڈوگہ شریف گجرات سے شمال کی طرف گیارہ میل کے فاصلہ پر بھبر روڈ پر واقع ہے۔ یہاں آپ نے ایک عظیم الشان دینی درسگاہ جامعہ تبلیغ الاسلام کے نام سے قائم کی ہے جو پاکستان کی دینی درسگاہوں میں ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ جامعہ تبلیغ الاسلام کی دمنزلہ بلڈنگ لب سڑک واقع ہے جو گجرات سے شمال کی طرف ساڑھے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔

سید ابوالکمال برقی نوشاہی کثیر التعداد کتب کے مصنف ہیں۔ آپ
تصنیف و تالیف | فارسی، پنجابی اور عربی میں بلا تکلف شعر کہہ لیتے ہیں۔ پنجابی نظم میں

آپ نے مندرجہ ذیل کتابیں اور سی حرفیاں لکھی ہیں :-

- ۱۔ قصہ بین بادشاہ زادی غیر مطبوعہ
- ۲۔ خونی کھوہ غیر مطبوعہ
- ۳۔ بارہ ماہ برقیہ مطبوعہ
- ۴۔ سی حرفی پیر و شہنشاہ مطبوعہ
- ۵۔ سی حرفی قافی دنیا مطبوعہ
- ۶۔ سی حرفی فیض نوشاہی مطبوعہ
- ۷۔ نعت نوشاہی مطبوعہ
- ۸۔ تحائف نوشاہیہ حصہ اول مطبوعہ
- ۹۔ تحائف نوشاہیہ حصہ دوم مطبوعہ
- ۱۰۔ سی حرفی سخی شاہ سلیمان نوی مطبوعہ
- ۱۱۔ تحفہ نوشاہی مطبوعہ
- ۱۲۔ سی حرفی آزاد کشمیر مطبوعہ
- ۱۳۔ لغز بازی مطبوعہ
- ۱۴۔ سی حرفی عرفان نوشاہی مطبوعہ
- ۱۵۔ باغ بہار غیر مطبوعہ
- ۱۶۔ علم الانبیاء غیر مطبوعہ
- ۱۷۔ مکتوبات برقیہ غیر مطبوعہ
- ۱۸۔ زمزمہ نوشاہی مطبوعہ

رتین بار طبع ہو چکی ہے،
 (دو بار طبع ہو چکی ہے،
 (دو بار طبع ہو چکی ہے،

(دو بار طبع ہو چکی ہے)

- ۱۹۔ گلزارِ نوح (غیر مطبوعہ)
 ۲۰۔ مرزا صاحبان (غیر مطبوعہ)
 ۲۱۔ سسی پوں (غیر مطبوعہ)
 ۲۲۔ ہیر رانجھا (غیر مطبوعہ)
 ۲۳۔ شجرہ نسب حضرت نوشہ گنج بخش (غیر مطبوعہ)
 ۲۴۔ گلستانِ نوشاہی (غیر مطبوعہ)
 ۲۵۔ مناقباتِ نوشاہی (غیر مطبوعہ)
 ۲۶۔ داستانِ عبرت (غیر مطبوعہ)
 ۲۷۔ جھگڑا جٹے مٹاں (غیر مطبوعہ)
 ۲۸۔ ضربِ قلندر (غیر مطبوعہ)
 ۲۹۔ سوہنی مہیوال (غیر مطبوعہ)
 ۳۰۔ زینتِ الفقراء (غیر مطبوعہ)

آپ کی دیگر تصانیف

حضرت سید ابوالکمال برقی نوشاہی مدظلہ نے اردو میں بھی بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں :-

- ۱۔ شجرہ شریفِ نوشاہی ۲۔ لوامع البرکات فی تحقیق الاسادات ۳۔ رضا کبریا برگردہ اصفیا
 ۴۔ گلہ ستہ نوشاہی ۵۔ سفرنامہ کراچی ۶۔ سفرنامہ خوشاب شریف ، نوشہ گنج بخش
 ۷۔ قطبِ اقطاب ۸۔ جوابِ نوشاہیہ ۹۔ نوشہ پیر ۱۰۔ قطب الکونین ۱۱۔ خزینۃ الاصفیا
 ۱۲۔ اردو ترجمہ پر ایک نظر ۱۳۔ تحقیق مزارِ اقدس حضرت نوشہ گنج بخش ۱۴۔ نوشہ گنج بخش
 ۱۵۔ حیاتِ ناصر ۱۶۔ حیاتِ سیدہ ام البرکات ، مسئلہ خلافت
 ۱۷۔ نوشاہیہ ۱۸۔ چک سواری شریف اور اسکے مضافات ۱۹۔ سیادتِ علویہ ۲۰۔ شمسِ باز
 ۲۱۔ مجرباتِ برقیہ وغیرہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فہرست تصانیف سید ابوالکمال برقی
 نوشاہی مطبوعہ

اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ عاطفت تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے
 اور ہمیں آپ کے فیوضات و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق ارزانی
 کرے۔ آمین

احقر محمد حنیف قمر نوشاہی

آپ کا عربی کلام

شمس الفصحی بدر الدجی کھف الوری

صدر العلوی نور الہدی لا ولی النہی

الاحمد هو حامد و محمد

والو انہم حمد اللہ علی العلی

جمع الخلائق تحتها محشورۃ

لشفاعة الکبریٰ وہی لترتجی

البرق یرجوا ان یمیش بنعمہ

فی حبہ و رضائہ من ارتضیٰ

ایضاً منہ

دیہالی لا الود من یجیر

لغی شمس و فی قمر منیر

لقد لبث الزمان الی مکیث

حلی رأسی و عینی قتال بد

اناملہ جرت نبعا عذوباً

حبیب اللہ فی قلبی شہید

ملاذ البرق فی کرب و ضیق

هو المولیٰ باحوالی خبیر

نور الہدیٰ ص ۱۴

آپ کا فارسی کلام

(۱)

ز نور مصطفیٰ ارض سماء پر نور می بینم زمین پاک بطحا سجدہ گاہ طور می بینم
 امام الانبیاء محبوب خالق ساتی کوثر ثریا تاثر می از عشق او مخمور می بینم
 چه جرات دیگران هست با دوسری دارند چوں جبریل امین در خدمتش ما مور می بینم
 بحسن خوبی قسمت چسبانه برق من نازم
 کہ من زیر لو آتش خویش را محسور می بینم

(۲)

جہانے زیر فرمان محمد شدہ جبریل دربان محمد
 خلیل و یوسف و عیسیٰ و موسیٰ ہمہ تر بان برشان محمد
 زبور انجیل تورات و صحائف جمیع کردند اعلان محمد
 ز نور حق جہانے گشت روشن طلوع شد شمس تابان محمد
 بہ قصر کسروی لرزہ بفتاد ہویدا گشت بر بان محمد
 کسے قدرت ندارد تا قیامت کہ آرد مثل قرآن محمد
 نہ سختی حشر من با کہ ندارم کہ ہستم من مدح خوان محمد
 چرا بہ بخت خود نہ برق نازم
 غلامم از غلامان محمد

(۳)

زہے عز و جاہ و جلال محمد
 زمین و زمیں شد ز نورش فروزاں
 زہے فتد و منزل کمال محمد
 نشد هیچ پیدا مثال محمد
 جمال الہی جمال محمد
 جہاں مست شد در خیال محمد
 ثنائے محمد و آل محمد
 جہاں زیر فرماں نعال محمد
 رداں حکم او از ثری تا ثریا

منم بر حق بر قسمت خویش نازم
 کہ سودائے دارم وصال محمد

نعت نوشتا ہی

نذرانہ عقید حضور سید الاولیاء مجدد اعظم حضرت نوشتہ گنج بخش قاد قادی سرہ

زہے نوشتا ہ عالم قطب ارشاد
 جنید دہر شہباز طریقت
 امم الاولیاء و شاہ انداد
 بسکب قادری شمس حقیقت
 ز فیضان منش مقدس گشت پنجاب
 ہو بسند قدسیاں سنگ دراد
 بجای معرفت مسرور و محمور
 بیا بدست تل از دے آنچہ جوید
 بشد غواص در بحر حقائق
 غبار کفر از عالم رلودہ !
 بیک لحظہ بمقصد خویش برسید

زہے نوشتا ہ عالم قطب ارشاد
 جنید دہر شہباز طریقت
 بفلک معرفت روشن چہل مہتاب
 کلاہ تادری زیب سراد
 کریمے شد بحرم خویش مشہور
 جہانے گنج بخش آنرا بگوید
 محمد و اعظم دعوت الخلائق
 چوں آن سلطان دیں جلوہ نمودہ
 کسے کو مرقدش از صدق بوسید

بمعالم تا ابد فیضان نوشته
 بشریع مصطفی دامن بیاراست
 مزارش غنزدن انوار بنیم
 کس کز صدق در رنسل آید
 بمکعب معرفت سلطان نوشته
 ز صوتش محفل بدعات برخاست
 مقامش مرجع انجمن
 بیاید از نگاهش هر چه خواهد

غریبم مستمند خسته عالم
 گدائے بارگاهش بوالکمال

بویچه پیش خدمت کرد فریاد
 ز نه دارم که بینائی ندارد
 بمخدمت پاکبازان می رسیدم
 طیبیاں از علائش دست بردار
 بحرمت شاه سلیمان کرم فرما
 بکن نظر کرم بر حال ندارم
 بالطف کریمانه نوازی
 تو ابر رحمتی نوشاوه عالم
 دعائے تو بدرگاه استجاب است
 ز دستت می نویسد قلم تقدیر
 بکرم و لطف کن مشکک ثانی
 باقصائے بهان حیران گشتم
 قضاے ما بکن در لوح تغییر
 ز نگه پاک تو یابم ربانی
 بایں آزار سرگردان گشتم
 که اے نوشاوه عالم قطب افراد
 شب در روز او بگریه می گذارد
 شفاش لیک در قسمت ندیدم
 فقیراں از دعا کردند انکار
 در قسمت ز لطف خویش بکشا
 غریبم مفلسم لاچار و خوارم
 به مسکیناں غدا بنده نوازی
 بباری بر غریباں خسته عالم
 ز فیضانت بهان فیضیاب است
 قضاے ما بکن در لوح تغییر
 ز نگه پاک تو یابم ربانی
 بایں آزار سرگردان گشتم

بلوچے چوں چناں فریاد نمود
 کہ آں معذورہ نابینا کجا هست
 چوں آمد پیش آں مجبور و لاچار
 چوں دید آں سوتے سلطان ولایت
 جبین عجز بر قدش بیا سود
 بذوق و شوق در سلک ارادت
 ز ذکر لاله شد قلب پر نور
 شتر باں ہم بہ بیعت دست می داد
 ز بند نفس دفل آں گشت آزاد

زہے نوشاہ عالم قطب دایین
 ز فیضانش بہ ہیں مسرور کوہین

تو اے برق خیز از انکساری
 ز نگہش بخت تو بیدار گردد
 یقین داری کہ از دربار دربار
 منم نابینا ہم رو سیا ہم
 ز لطف خویش بنوازی گدارا
 یکن دربار گاہش عجز زاری
 ز فیضش خار تو گلزار گردد
 نماندہ پیچ کس محروم ز نہار
 ز لطفت روشنی دل بخوام
 نگاہ کرم یا نوشہ خدا را

نوشت ایس میرزا احمد در اعجاز
 یکے از خادمان پاک درگاہ
 کہ روزے پیش نوشہ محرم راز
 بگفت اے قطب عالم شاہ ذیجاء

یکے بنجار نامش بود جانی مردہ از قضاے ناگہانی
 بیسے بے جاں کنی گر مہربانی بیاد از سر نو زندگانی
 تر قدرت ز قادر بے چگون است جہانے پیش قدمت سرنگوں است
 تر زندہ می کنی مردہ دلاں را بمنزل میرسانی کارواں را
 چوں بشنید ایں سخن شاہ ولایت بخادم گفت از رئے عنایت
 ردائے من برآں مردہ بیند از کہ روش رفتہ در جسمش شود باز
 چو تعمیل حکم کرد آں نکوکار بشد زندہ معاً آں مردہ بنجار
 زبے نوشاہ عالم قطب آفاق کہ ذاتش در جہاں شد قبلہ عشاق
 توئے نوشاہ عالم ؛ محرم راز ردائے لطف بر مسکیں بیند از
 کہ تا بختم سیاہ تابندہ گردد دلم مردہ بہ نغمت زندہ گردد

پنجابی نمونہ کلام

ت تار سرکاری جدوں کھڑکی بک گھڑی نہ کسے اٹکا دنا میں
 مانی باپ تے بھین بھرا دوست کے پکڑ نہ مول چھڑا دنا میں
 پیس اٹھ ہکڑا ارادے تیرے نال نہ کسے نے جادنا میں
 جھڑے ربے برق نہ دیکھ تینوں وچ قبر انہاں تھیں پادنا میں
 ذ ذرا نہ رکھ توں شک دل دیش گل مں علیہا خان بے شک
 پائدار نہ ایہ سنار کوڑا فانی ایس جہان نوں جان بے شک
 بک روز ہو پس نیواں نیویار تھیں کہیں لٹھیں لٹج گمان بے شک
 بنیاں کشن نہ بہتج کوئی پھیر کھڑیں کیتے جتھے لٹھیں بے سامان بے شک
 رپ گھنیا کھڑے کارنے سی کھڑے کارنے توں اسار رہیوں
 ہکڑا تار تدریم رسی یاد تینوں بھر پٹھے دیس دیس پیر رہیوں

مالک گھلایا لیکن ستوریاں سی اتھے ہنگ دے کر پیار رہیوں
برقہ آیا سیس نیکیاں کھٹے نول پُرج اوگناں عمر گزار رہیوں
(فانی دنیا ص ۳)

الف
احد دے نور تھیں نور احمد نور احمد علی دالور ہويا
نور علی دی نوری شعاع وچمل نوشہ پیر دالور ظہور ہويا
اس دے نور تھیں ظلماتاں دور ہوياں نال چاننی جگ منور ہويا
برقہ اُرنی آکھیا طالبان نے روضہ پاک مثال کوہ طور ہويا
ت
تاریاں دے دُج قطب تارا قطب تاریاں دُج قہتاب نوشہ
نوشہ نوشہ پکار دی خلق ساری صفِ ادلیا آفتاب نوشہ
برگ شجر شہادتاں دین پئے سوہناں پیر قطب القطاب نوشہ
شرق غرب تیکن برقہ نور اسرار دشن کیتا نہ صر پنجاب نوشہ
ی
یاد تیری دم دم اندر کسے وقت نہ دور دھیان ہووے
شالا نوشہ ای نوشہ پکار دی دا ایس جگ تھیں روح رُان ہووے
میری جان وجود تھیں جدوں نکلے تیرے نام داوڑ زبان ہووے
وقت نزع آبرقہ نول یا نوشہ دیویں دید جے تہ آسمان ہووے
(فیض نوشاہی ص ۲)

⑤

ص
صاف ایہو گل فیصلے دی شاہ معروف شاہ اولیا آیا
سن کے نادالست سرست ہو کے بھار عشق بھار اٹھا آیا
غوث پاک دالاد لال لال سُچا غوطہ بحر عرفان پُرج لا آیا
برقہ بھلیاں نول رستے لان کارن فقر قادری اُرنہا آیا

بے شک حق ہے یہ مدنی ماہی جیسا کوئی ہو رہ آسمان میں تے نہیں
 جو حضور نون اپنے جیسا سمجھے ادوہ بے دین مور کھ کسے دین تے نہیں
 جو جبین نہ اس کے حضور جھکدی نور معرفت اس جبین تے نہیں
 برقعے شرک توں بری تو حیداسدی جے خدا ختم المرسلین نہیں
 مصطفیٰ رائے خدا گویم دے رب نہ از دے جدا بنیم
 واللہ گفت او گفت خدا دانم باللہ دست او دست قضا بنیم
 بشنوا رمیت چه می گوید ایں چه منظر حیرت انشا بنیم
 گویم زاہد! ایں اشکاف سخن نورش برقعے اندر مصطفیٰ بنیم
 میں کی جانتاں کسے دی روشنی نون احمد مصطفیٰ میرا ایمان داچن
 میرا دلسداچن تے دماغ داچن فہم و عقل داچن میری جان داچن
 عرش اعظم داچن لوح و قلم داچن میرا آقا ادوہ لا مکان داچن
 برقعے دیکھ کے رخ پر نور جسدا لوٹے ہو گیا ایں آسمان داچن
 روشن ہا ہوت دی ہو اندر برج عدم چر رہ کے موجود بھی ہے
 ہو کے گم ہویت و مح و دیکھیا میں قاصد قصد بھی ہے مقصود بھی ہے
 امتناع بالذات جمال ابد الیکن حیرت کہ رویت مشہود بھی ہے
 برقعے خارج از فہم مقام ہو داسا جد سجدیاں دشح مسجود بھی ہے
 اے غفور الرحیم کریم تیری ہر سہاہ دشح کرنی شناسا چا ہیئے
 بحر و بر اندر دیر و حرم اندر لازم ذکر ابدی لا الہ چا ہیئے
 واحد لا شریک ہے ذات تیری چر چاد حدت اچا بجا چا ہیئے
 برقعے تیری درگاہ و منح ٹیک متھا کرنا حق عبدیت ادا چا ہیئے
 تیری ذات بے چون بے مثل سائیاں مولا حد کوئی تیرے کمال دی نہیں

دشح کون دسکان شے کون دجا کتھے روشنی تیرے جمال دی نہیں
 حشر تیا جے لکھدی رہے دنیا مکدی حمد ربّ و الجلال دی نہیں
 لرے برقعے کی حمد بیان تیری اتھے پہنچ اس ناقص خیال دی نہیں
 منزل حیرت دشح دیکھیا میں وصل وصل تے ہجر ہجران ہی نہیں
 ہست ہست بھی نہیں بود بود بھی نہیں جسم جسم بھی نہیں جان جان ہی نہیں
 برقعے حیرت در حیرت ہزار حیرت عاشق گم موجود جانان ہی نہیں
 منزل حیرت دا کی دساں محو وصل اندر انتظار بھی ہے
 دشت پریم دشح جہڑا صیاد آیا ادہ صیاد بھی ہے شکار بھی ہے
 موت موت بھی ہے تے حیات بھی ہے چنچہ چنچہ بھی ہے گلزار بھی ہے
 برقعے عجب آئین مستانیاں دامت مست بھی ہے جبردار بھی ہے
 نہ کوئی نوری نہ تاری نہ غاکی سہی ہوئی لوح محفوظ تحریر نہیں سی
 صورت کون و مکان سی عدم اندر اے کچھی مصور تصویر نہیں سی
 کرسی عرش دانا نام دثان نہ سی ھ ہودی ہوئی تشہیر نہیں سی
 برقعے مصطفیٰ تدوین بھی نبی آہے اے آدم دا بنیا خمیر نہیں سی
 ر تحائف نوشتا ہیمہ حصہ دم



اسم بلند تے ذات اقدس متھے چمکدا نور اطا عطاں دا
 حضرت شاہ سخی سلیمان نوری والی ملک عرفان دلائیاں دا
 اکے دیکھ بھلوال شریف اندر بھٹاٹھاں ماردا بحر عنایتاں دا
 برقعے عرش توڑیں دنیا جان دی کے سخی پیر سردار جماعتاں دا



الف

۶
 لَا إِلَهَ دِي ضَرْبِ لَا كَسَحِي كَفَرْدِي كُوثِ كَرَادَتِي
 جھڑے صدق بقیں حاضر حضور ہوئے پھر کے پرح جناب پہنچاٹے
 ہو یا فقر نو شاہی مشہور ملکیں مولا کرم دے مینہ برسا دتے
 برقعہ شاہ بھلوال دی ذات اقدس جس نے فقر دے پھر دکا دتے
 ۶ امر جناب بقیں لے کے تے سو ہنا چا دیوں دچہ بھلوال آیا
 شہرہ عرش تک فیض سا نیاندا کرن روشنی روشن جمال آیا
 مرحبا پکار یا عرشیاں نے شاہ معروف دالا ڈولا لال آیا
 برقعہ شاہ سخی سلیمان نور می ہتھ نور دی پکڑ مثال آیا
 رسی صر فی سخی شاہ سلیمان نور می

ساتیا ! راز دروں ہن آشکارا ہو گیا
 مے کدے تیرے دعا عاشق جگ سارا ہو گیا

تیری نظر پاک میری زندگی دتی سوار
 تیرا کچھ گھٹیا نہیں میرا گزارا ہو گیا

تیرے سینے دچوں میں گھٹ جاں ابھریا
 اُسے دن بقیں دل میرے نوں کچھ بہارا ہو گیا

تیرے آیاں غیر دے نقشے تمامی مٹ گئے
 حق و باطل دا بڑا چنگا نہتھارا ہو گیا

چن دی کی جرات سی ہوندا نہ کیوں ادہ بے قرار
 ٹکڑے ہو کے ڈھہ پیا تیرا اشارہ ہو گیا

نمناں دو جگ دیاں مینوں تمامی مل گیاں
 خوش نصیبی برقعہ دی تیرا نظارہ ہو گیا

عشق تیرے اس طرح بخشیا سینوں جنوں
رہ کے خاموشی دیویش کردار ہواں فریاد دی

میں تے پہلے رزوا وعدہ تیرا نہیں توڑیا
توہیں دس اوہ واعدہ اپنا ہے تنہا یاد دی

پر خطر راہواں تھیں میں امن بچا کے لنگھیا
دیکھ دے رہ گئے میرے ل صید دی صیاد دی

اس طرح کچھ لطف تیرے تھیں ہو یا میرا عروج
ہو گئے حیران تک کے قطب دی اقدار دی

عشق دے میدانِ بیخ میں تیزا تناد دیا
رہ گئے بچھے میرے تھیں قفس دی فریاد دی

بھا دیں تیرے عشق نے اکیتیاں برابریاں
ہستی مٹا کے اپنی میں ہو گیا آباد دی

فرقناں دُخ یاد تیری حوصلے دیندی رہی
نڈے قیدی الفتاندا ہو گیا آزاد دی

میں منوں نہیں ڈولیا تیغِ جفا نون دیکھ کے
میرے استقلال تے حیران ہے جلا دی

ہے عجب ثم العجب ایہ بھیت کھڑا جاندا
کیوں ہاں میں دُکھ تھیں ناشاد ہو کے شاد دی

بھیت اپنے آپ میں برقہ جسم پالیا
رُشک کر دے نے میرا شاگرد دی استاد دی





عجب درعجب میں کی دستان کہڑی سوچ تے کہڑے چارچ ہاں
 جدا وصل ہر وقت نصیب مینوں ہر وقت ابدے انتھارچ ہاں
 جے ادہ موڑے تے میں نہیں رہ سکدا جے میں ہوا تاں ادہ نہ لکھدا اے
 تہے اپناں آپ مٹا کے تے رہندا محو میں ابدے دیدار دینچ ہاں
 منڈی عشق دی زور بپا ریندا دور دور تک کوئی نہ گاہک سے
 جتھے لکھتے لکھدا بھاگے آکھڑا میں اُس بازار دینچ ہاں
 اندر اپنے جھاتیاں مار کے تے دیکھ لیا میں اپنے یار نوں اے
 پردا دوتی دا چکھیا تے نظر آیا یاد دینچ میرے تے میں یار مہج ہاں
 ملاں کافی جے آکھے تے پیا آکھے میں تے حق نوں غیر نہیں کہہ سکدا
 میں کی سمجھناں اسدیاں فتویاں نوں است گویں اپنی گفتارچ ہاں
 مست رہند قلندر مجھ بے سارک شاہد حال سارے میر حال دے
 پیتی مے جو روز میثاق نوں سی اجے تیک میں اے خواہ چہ ہاں
 مہربانیاں غوث جیلان دیاں میری نظر توں پرے ہٹا دتے
 دہن شاہ بغداد استاد کامل سرنگوں میں اسدے دربار مہج ہاں
 بہ ذات بن کوئی نہ ذات دوجی اے ذات جے ہیں ظہور سارے
 برقص نام نشان نہ کوئی میرا بوا کمال گواہیں سنارچ ہاں



ہو کے گم ہوتی پُح دیکھیا میں جلی خفی دچوں خفی جلی دچوں
 مینوں جلوہ جانان دا پیا دتے پتے پتے دچوں کلی دچوں
 ایس کون و مکان پُح غیر کون ہے ظاہر حق ہر جگہ ہر گلی دچوں
 برقہ جنہاں نول ملی ضیا قلبی اوہ تے یار نول دیکھدے ولی دچوں
 بالاشان ملا لکاں نوریاں بھٹیں جاوے میں جے نکل ان دچوں
 جہاں پریم پیالیاں پتیاں فی اوہ ممتاز ہو جانے جہاں دچوں
 دار و رس نول دیکھ کے ڈولدے نہ رب دیکھیا جہاں جان دچوں
 برقہ عشق دے باہجہ خلاصیاں نہیں نکتہ بھالیا اس قرآن دچوں
 طالب طلب مطلوب دُج محو ہو کے عین دپ مطلوب ادھاری جاندا
 ایہ تدبیر تقدیر و صورتاں فی اوہ زندہ کرد ادھاری جاندا
 گوٹاں اپنی چال تے چل رہیاں کوئی حجت رہیا کوئی ہاری جاندا
 برقہ بحر محیط دی حد کھڑی آپے ڈوبی جاندا آپے تاروی جاندا
 زلف زنجیر دا ہو قیدی دس کھاں پھر مڑھو یا آزاد کون ہے
 بزم پریم دشح کوئی نہ دیکھدالے اٹھے صید کون ہے تے صیاد کون ہے
 سستی کون سستی پنوں کون پنوں شیریں کون شیریں تے فریاد کون ہے
 برقہ مکتب پریم دشح کون دتے شاگرد کون ہے تے اتاد کون ہے

(گلستان نوشاہی)



اتباع سنت

باہجھوں عشق نبی دے کوئی جے لکھ کرے عبادت
 سدا راہ شریعت نبوی ایہو جان فقر دی
 بھنگی چرسی اتے شرابی منکر حکم الہی
 پکی گل خلافت شریعت دلی نہ ہوندا کوئی
 شیخ الکمل امام زمانہ شاہ جنسید حقانی
 جے کوئی دینج ہوا کاڈے ٹردا پر پانی
 دیکھ توارق اسدے استوں کامل مول نہ جانی
 دلی نہیں رہن سمجھیں اس تھیں کریں کنارہ
 قرب حضوری نہ ہرگز غیر شریعت تائیں
 بیشک ٹھیک معیار غیبی اسوئح شبہ نہ کائی
 ہے متفق علیہ ایہ مسئلہ چرچا باب دلایت
 غوث قطب ابدال تمامی کہہ گئے نے ایہ سارے
 مدھ فقیری سنت نبوی سند حدیث قرآنوں

ادہ منظور نہ دیرح درگا ہے حاصل نہیں سعادت
 تارک سنت دلی نہیں ہوندا کھاسی اک سقر دی
 جاہل قطب انہا نتوں سمجھن ڈیے دیرح مگر اسی
 جھڑا دلی انہا نتوں سمجھے اسدی کتے نہ ڈھوئی
 کیا سوہناں ارشاد سنایا اس محبوب ربانی
 پر جے تارک سنت سدا ادہ قیدی نفسانی
 استدراج مکر دا پتلا ادہ بردہ شیطانی
 ادہ مردود حشر دے اندر پاسی نہ چھٹکارا
 ادہ مکار فریبی جتیاں سراسر دینج لائیں
 باہجھ اطاعت نبی محمد ملی نہ اولیائی
 غیر شرع توں قرب الہی ہوندا نہیں عنایت
 باہجھ وسیلے نبی محمد سپنج نہ دینج سرکائے
 جھڑا ایہ گل منے نائیں ادہ خارج ایمانوں

جس دل اندر برقص نہ چھیا عشق نبی سرور
 بھادیں کون ہو دے ادہ ناقص بالن ہوگ سقر دے



نمونہ کلام از شرح قصیدہ خمریہ

پلا اج سا قیا ! ادہ مے نرالی
 کراں پُرح مستیاں نغمہ سرایاں
 تیرے میخانوں بہک گھٹ بھر کے
 محبت وصل دے کاسے پلا کے
 کدوں ادہ منزل مقصود پاؤں
 ایہ تدمے آکھیلے غوثِ اعظم
 وصل دے کاسیوں مخمور ہو کے
 تو جھبڈے اے خمر آمیرے نیرے
 شاہ بغداد نے ایہ آکھیا اے
 جو دنیا تے قطب ابدال سارے
 تیں سب قطب میرے لشکری ہو
 پیو بھر بھر کے کاسے مست تھیو
 صدائے عام دتی غوثِ اعظم
 بھاویں کٹنے مقام اُچے ترسٹے
 دے میرا بڑا اُچا مقام اے
 حقیقت ہے نہ اس بُیخ شک کوئی
 طبیعت پیتیاں کھا دے ابالی
 وصل محبوب دی پی کے پیالی
 اچے تک مست نے رومی خزاں
 انہیری رات کردیندی اجالی
 محبت تھیں جھڑے ہوئے خالی
 ستانی الحب کاسات الوصال
 خمر نول آکھیا دیاں دے والی
 کہ میرے بوہے تے لکھاں سوالی
 نقلت لخرتی نحوی تعالی
 ولایت پُرح جنہاندی شان عالی
 بحالی داد خلوا انتم رحبال
 اٹھاؤ لذاتِ تالی تے سمالی
 ولانتم عسوی و اتصال
 ملی اے شان شوکت لازوالی
 میرے توں ہمیٹھ سب عالی تے قالی
 مقامی فو تکم مازاں عالی
 حقیقت ہے نہ اس بُیخ شک کوئی

مینوں حاصل ہوئی کامل صورتی

ومن ذانی الرجال اعطی مثالی

آپ کا غیر منقوط پنجابی کلام

حمد

اول حمد الہ العالم عالم اسرار
 اس مالک اعلیٰ دوارا اس در کھ سہارا
 کل د مالک کل در اکھا واحد یک اکلا
 کرم اید ہر دکھ دار و اللہ اللہ اللہ
 عامل کامل اسم اللہ دار دیمہ دم کردا
 اس حاکم دامل دوارا ہو واصل سر ہر دا
 حال احوال مکمل اسد ادہ کامل کد ہر دا
 واصل واصل بحال اس حاصل ہو واصل ادہ ہر دا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ورد اید ادم دم دا
 محرم حرم الحمد للہ کد محرم کرم دا



مدح سرور عالم

آدم ملک اشع کل عالم اس احمد سرور دا
 ادہ محرم اسرار الہ دا ادہ کل اسر کردا
 اس اسم محمد سرور ادہ دار ہر دکھ دا
 واہ احمد سرور در دو عالم مالک ادہ ہر سکھ دا
 ہر کامل و ساسد اید اکتھ دل دا و سوا
 اوہ امام الرسل محمد محل محمود اس و اس

(نعت نور شاہی ص ۲۵)



ظ

ظاہر فیض سرکار دے کوئی گل نہ لگ لکا دی اے
حضرت شاہ معروف دے دیس اتے پئی برسی رحمت خدا دی

غ

فیض عام جہان دے پرح اہد کوئی مد نہ اسدی عطا دی اے
برق خاک خوشاب اکسیر کامل شافی ہر مرض لا دوا دی اے
غوث خوشاب دی بارگاہ تھیں دگر گھٹیا دا اد ہر نگ ہو دے
لا علاج بیمار شفا پا دن ٹھیک کو ہڑتے باد فرنگ ہو دے
بے شک لوئے ازما سلام کر کے جاں کوئی دکھیا دکھ تھیں نگ ہو دے
اسدی نظر دی برکتوں برق آکھے ہر اپک دیونج کرنگ ہو دے
ہو دے خاص مقام اندر شہرہ شاہ معروف دے نام دا اے
کے قطب ابدال نوں نہیں ملیا جو مقام اس عالی مقام دا اے
کعبہ عشق خوشاب شریف اہد باب اسد فیض عام دا اے
بمقام اکبری حج نصیب ہو یا ملیا جہاں نوں شرف سلام دا اے

۵

عرفان نو شاہی ص ۵۰، ۵۱



مالکا کون دمکان دیا لا مسکان ہو کے ہر مسکان دنج ایں
بے جہت بے جسم بے مثل ہو کے ہر اک جسم دنج ایں ہر اک جان پرح ایں
کھڑی جگہ نہیں جلوہ نمائی تیری توں نہ میں دنج ایں آسمان پرح ایں
برق لیس کشیدہ شان تیری بے مثل ہی میر دھیان پرح ایں
جگر اصل پرح عقل اور عشق دا ایہ ادہ جسم دیکھے تے ایہ جان دیکھے
اسدی نگہ سبب دی ذات اتے ادہ سبب دیکھے تے سامان دیکھے
ادہ سوچا گھٹیاں اہدیاں توں ایہ نہ نفع دیکھے نہ نقصان دیکھے

برقعہ دو ماں دُخ فرق ہزار کوہ اادہ اعمال دیکھے ایہ ایمان دیکھے
 بزم پریم دُخ پریم دے باسیاں لمی قید موت دی نہیں تھی جیاد دی نہیں
 چڑھکے دار تے اودھ جھوٹے کیوں لیندے خبر ملاں توں اس دار دای نہیں
 جتھے دُخ روح و جان نال میل کر دے ادتھے لوڑ ظاہر ملاقات دی نہیں
 شاہد حال قرآن متانیاں ابرقعہ انہاں توں فکر نجات دی نہیں
 غفلتاں دُخ غرقاب ہوکے بندے سمجھیا تیرے احسان توں نہیں
 پھاہی نفس دی دُخ اسیر ہوکے مولیٰ بنیا تیرے فرمان توں نہیں
 شجر و حجر سارے شناخوان تیرے آئی سمجھ پڑناقص انسان توں نہیں
 برقعہ بندگی باہجھ نہ بنے بندہ ایڈی عقل پر عقل نادان توں نہیں
 باہجھ اللہ لائق بندگی دے کوئی دوسرا ہو رعبود ناہیں
 اسنوں چھوڑ جو غیر دی کرے پوجا اہجھیا کوئی ہو رعبود ناہیں
 کائنات اندر جلوہ دیکھ اسدا اہدے بناں کوئی ہو رعبود ناہیں
 اَیْنَمَا تَوَلَّوْا وُجْهَ اللّٰہِ برقعہ تیرا اور میرا وجود ناہیں
 شافی الامراض حکیم مطلق شاہا بالک کون دُکان ہیں توں
 کائنات تمام محتاج تیری داتا سب دار و ذی رسان ہیں توں
 تیری سلطنت لازدال سائیاں ہر جہاں اندر حکمران ہیں توں
 ایس برقعہ مسکین فقیر دیاں فضلوں مشکلاں کردا آسان ہیں توں
 رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ محتاج ایہ سارا جہاں تیرا
 کرسی عرش تیرا لوح قلم تیرا ایہ زمین تیری آسمان تیرا
 ایہ جہاں تیرا اودھ جہاں تیرا کملی دالیا لامکان تیرا
 کرے برقعہ کی لغت بیان تیری مولیٰ پاک آپوں مسخ خوان تیرا

شجرہ طریقت

اے کہ ذات پاک تو اللہ اکبر آمدہ
قدسیاں برفلک منی نازند حق سبحانہ
حضرت خواجہ حسن بصری امام اولیا
حضرت داؤد طائی شہباز معرفت
شاہ سری سقطی جنید شیخ و شبلی بوالفضل
مالک ملک حقیقت خواجہ بابو سعید
سیدی عبدالوہاب و سید صوفی مقتدا
سیدی محمود ہم سید علی ماہ نقا
شاہ محمد غوث ہم شاہ مبارک پیر ما
شاہ سلیمان نوری و حاجی نوشہ گنج بخش
دارت نوشاہ ہاشم شاہ سجادہ نشین
سید ابراہیم سید ملک شاہ سید حسن
منظہر انوار اللہ الصمد بحر علوم
بندہ محبوب بجانی غریب بے نوا

مرحبا خیر الرسل ہادی اکبر آمدہ
منظہر عون الہ آں فاتح خیر آمدہ
شاہ حبیب عجمی فخر خندہ اختر آمدہ
خواجہ معروف کرخی میر دفتر آمدہ
بوالفرح ہم بوالحسن سرکار انور آمدہ
غوث اعظم پیر پیراں نور حیدر آمدہ
عارف حق سید احمد شارجہ نور آمدہ
سیدی شاہ میر و شمس الدین آمدہ
حضرت معروف شاہ ماہ منور
شمس ملک معرفت ظاہر مطہر آمدہ
سیدی سلطان دولہ شیخ اکبر آمدہ
آل غلام شاہ دین سلطان سرور آمدہ
مرشد ہم سید چراغ الدین امیر آمدہ
از تو سل این مشائخ پاک برآمدہ

رحم کن بر من طفیل رحمتہ للعالمین

اے خدا بر در گہت این برحق مضطر آمدہ

۱۲ . (نوشتہ گنج بخش ص ۲۶)

